© rasailojaraid.com

تیسرے حصے میں غیر متوقع حالات کے لیے ایک مقدار کو الگ کرے اور چوتھے حصے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان ضروریات سے زائد مال کو استعمال کرے۔ احادیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب کسی صحابی نے اپنی تمام دولت اللہ کی راہ میں دینی چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں متوجہ کیا کہ کیا وہ اپنے بعد اپنی اولاد کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا بنانا چاہتے ہیں یا اس کے لیے کچھ چھوڑنے کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں۔

دراصل ہمارے ذہنوں میں ایک غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اپنے پیچھے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال چھوڑنا ایک دنیاوی اور مادی فعل ہے، جب کہ اللہ کی راہ میں تمام مال کو صرف کر دینا ایک دینی کام ہے۔ اسوۂ حسنہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اولاد پر خرچ کرنا بھی دین پر عمل کرنا ہے اور جو کچھ ضرورت سے زائد ہو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی دین ہے۔ دونوں شکلوں میں توازن اور عدل کرتے ہوئے قرآن و سنت کے اصولوں کو سامنے رکھنا اور ہر کام کو اللہ کی رضا کے لیے حلال طریقے سے انجام دینا ہی دین کا مقصد و مدعا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی توقع سے زیادہ تنخواہ کی ملازمت دلوادی ہے تو توازن کو برقرار رکھتے ہوئے اُوپر ذکر کیے گئے چار حصوں کی روشنی میں اپنی تنخواہ کو تقسیم کر لیجیے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت بھی دے گا اور آپ نہ اسراف کے مرتکب ہوں گے اور نہ بخل کا شکار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر نہ صرف نماز کی شکل میں بلکہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر دیگر افراد کے ساتھ معاملات میں رویہ اختیار کر کے اور دین کے قیام کے لیے ہونے والی جدوجہد میں خرچ کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

سافٹ ویئر کے استعمال میں شبہہ

س: میرا بیٹا ایک سافٹ ویئر کمپنی میں ملازمت کر رہا ہے۔ ان کا کام ان کمپنیوں سے ہے جو زیادہ تر کار لیزنگ کا کاروبار کرتی ہیں۔ اس میں سود کا بھی لین دین ہے۔ آپ سے رہنمائی چاہتے ہیں کہ کیا اس کمپنی میں ملازمت کرنا جائز ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج: تجارت اور مالی معاملات میں قرآن و سنت کے اصول وضاحت سے بیان کرتے ہیں کہ سود، جوا، احتکار اور کسی منکر یا فحش کے ذریعے جو رقم حاصل کی جائے گی وہ حرام ہوگی، مثلاً ایک شخص یہ جانتے ہوئے کہ ایک دکان پر صرف شراب فروخت ہوتی ہے جا کر ملازمت کرتا ہے تو وہ براہِ راست ایک منکر اور حرام کام میں شریک ہو جاتا ہے، لیکن یہ جاننے کے باوجود کہ ایک ملک عالمی بنک کا مقروض ہے اور ملک کا بچہ بچہ سالہا سال تک اس قرض پر سود کی رقم دینے پر مجبور ہوگا، اگر وہ ایک سرکاری اسکول میں معلم ہے تو اس کی تنخواہ اس کے لیے بالکل حلال اور سود کی برائی سے پاک تصور کی جائے گی۔ ایسے ہی اگر ایک دستکار انتہائی محنت و مشقت سے ایک تیز دھار چاقو یا ایک عمدہ قسم کا پستول بنا کر ایک گاہک کو فروخت کرتا ہے اور وہ بجائے چاقو کو گھر میں استعمال کرنے یا پستول کو دفاعی ہتھیار کے طور پر اپنے پاس رکھنے کے، کسی کی جان لینے کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کا کوئی گناہ دستکار پر نہیں ہوگا۔

سافٹ ویئر انجینیرنگ کو ہم ایسی دستکاری پر قیاس کریں گے جو کسی بھلے اور مفید کام کے لیے کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی ادارہ اس کا استعمال کسی ایسے معاملے میں کرے جو مشتبہ ہو تو اس کے بنانے والے پر بظاہر اس کا کوئی گناہ تصور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں، اگر ایک گاہک یہ کہہ کر ایک کام کرواتا ہے کہ تم جو کچھ بنا کر دو گے، میں اس کا ایک حرام استعمال کرنے جا رہا ہوں، اور ایک کاریگر اس غرض سے اسے کوئی آلہ بنا کر دے تو وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔

بلاشبہہ رزقِ حلال کی طلب اور حصول ہی ہمارے ایمان کا صحیح پیمانہ کہا جا سکتا ہے، لیکن جن معاملات میں بظاہر دین نے حرام کا حکم نہ لگایا ہو انھیں حرام کے دائرے میں لے آنا دین کا مقصد نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح جن معاملات میں دین کا رجحان واضح طور پر یہ ہو کہ فلاں چیز حرام ہے، اسے خوش گمانیوں کی بنا پر حلال کے دائرے میں کھینچ لانا بھی دین کے ساتھ ظلم ہے۔

گاڑیوں کی لیزنگ (leasing) کی بنیاد اگر سود ہو تو اسے کسی بھی شکل میں جائز نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر وہ بغیر سود کے ہو تو اسے حرام نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے اگر کسی سافٹ ویئر کا استعمال ایسے لیزنگ کے کاروبار میں ہو رہا ہے جو سود پر مبنی نہیں ہے تو بالواسطہ طور پر بھی سافٹ ویئر بنانے والے پر کوئی الزام نہیں دیا جا سکتا۔ واللہ اعلم بالصواب! (ا-ا)

© rasailojaraid.com